السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس حدیث میں امت کے تہتر گروہوں میں تقسیم ہونے کا بیان ہے ۔ اس لفظ امت سے امت اجابت مراد ہے یا امت دعوت ؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث سے امت اجابت مراد ہے یعنی مسلمانوں کے تہتر فرقے ہوجائیں گے ۔ جس کی کئی وجوہ ہیں:

پہلی وجہ

یہ کہ اس حدیث میں پہلے ذکر ہے کہ تم بنی اسرائیل کے برابر ہوجاؤ گے جیسے جوتے کا ایک پاؤں دوسرے کے برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ ان میں سے کسی نے ماں سے بدکاری کی ہوگی تو تم میں سے بھی کوئی یہ کام کرے گا ۔ پھر فرمایا بنی اسرائیل بہتر فرقے ہوگئے تھے تم تہتر فرقے ہوجاؤ گے اور ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کی امت اجابت ہے تو اس امت سے بھی امت اجابت مراد ہونی چاہیے تاکہ مقابلہ اور موازنہ برابر ٹھیک ہوجائے ۔

دوسری وجہ

یہ کہ آپ ﷺ نے آئندہ پیشگوئی فرمائی ہے اگر کفار بھی شامل ہوتے تو یہ فرقے اس وقت بھی موجود تھے پھر آئندہ کی پیشگوئی کا کیا معنی ؟

تیسری وجہ

یہ کہ حضور ﷺ کا مقصد ڈرانا ہے تاکہ گمراہ فرقوں سے پرہیز کیا جائے ۔ اس سلسلہ میں کفار کے فرقوں کا ذکر فضول ہے کیونکہ وہ حضور ﷺ کی نبوت سے منکر ہیں اور آپ کو معاذاللہ کاذب سمجھتے ہیں ۔ تو وہ اہل اسلام کی گمراہی کا سبب نہیں ہوسکتے بلکہ گمراہی کا باعث اسلامی دعویٰ اور اسلامی رنگ ڈھنگ میں اپنے خیالات کو پیش کرنا ہے اور یہ بات اسلامی فرقوں ہی میں پائی جاتی ہے بس وہی مراد ہوں گے ۔

چوتھی وجہ

یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ناجی فرقہ کی پہچان میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی ذکر کیا ہے اور ظاہر ہے کہ کفار مکہ کی پہچان کے لئے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ان کی پہچان صرف یہی ہے کہ وہ آپ کی رسالت کے منکر ہیں ۔ ہاں اسلامی فرقوں کی پہچان کے لیے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ضرورت ہے کیونکہ ہر ایک کا دعویٰ ہے کہ میں کتاب وسنت کو مانتا ہوں ۔ سو اس کی پہچان میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو دخل ہے ۔ اگر قرآن وحدیث کو اسی طریق پر تسلیم کرلیا جائے جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا اور ان کے موافق تفسیر کی تو وہ ناجی ہے ورنہ اہل نار سے ہے ۔ اس قسم کی بعض اور وجوہ بھی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ امت سے مراد امت اجابت ہے ۔ اور ترمذی میں ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور مجمع البحار والے نے تذکرۃ الموضوعات کے صفحہ نمبر 15 میں اس کو حسن کہا ہے اور یہ حدیث مختصر بھی مروی ہے جس میں صرف اتنا ذکر ہے کہ یہود ونصاریٰ بہتر فرقے ہوگئے میری امت تہتر فرقے ہوجائے گی اور اس کو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے (ترمذی ، باب افتراق ہذہ الامۃ ، ص 89، جلد دوم) علاوہ اس کے یہ حدیث قرناً بعد قرن ایسی مشہور چلی آتی ہے کہ اس شہرت نے اس کو اعلیٰ درجہ کی صحیح بنا دیا ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص2

محدث فتویٰ